

بحث و نظر

میشاقِ الہی

ڈاکٹر محمد رضی الاسلام ندوی

اللہ تعالیٰ نے انسانوں کو دوسری مخلوقات سے بایں طور ممتاز کیا ہے کہ انھیں ارادہ و اختیار کی آزادی بخشی ہے جب کہ دوسری مخلوقات اس سے محروم ہیں۔ ان کے لیے نشو و نما پانے اور زندگی گزارنے کا جو طریقہ متعین کر دیا گیا ہے اس سے وہ سر مو تباور نہیں کر سکتیں اس کے بالمقابل انسانوں کو چند مخصوص صلاحیتیں ودیعت کر کے آزاد چھوڑ دیا گیا ہے۔ ان کے سامنے زندگی گزارنے کے دو طریقے رکھ دیے گئے ہیں۔ ایک طریقہ وہ ہے جس پر عمل کرنے سے اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل ہوتی ہے اور دوسرا طریقہ وہ جو اس کے غیظ و غضب کو بھڑکاتا ہے۔ ایک طریقہ کو اپنانے سے وہ اس کے بے پایاں انعامات کے مستحق ہو جاتے ہیں اور دوسرے کو اختیار کرنے سے برا انجام ان کا مقدر بن جاتا ہے انسانوں کو پوری آزادی دی گئی ہے کہ ان میں سے جو طریقہ چاہیں اپنے لیے پسند کریں۔ اسی میں ان کا امتحان ہے۔

انسانوں کو ارادہ و اختیار کی یہ آزادی بخشنے کے باوجود اللہ تعالیٰ کی یہ عظیم رحمت اور بے پایاں احسان ہے کہ اس نے ایسے اسباب اور محرکات فراہم کیے جو انھیں صحیح راستے کی طرف رہنمائی کرتے رہیں۔ اس نے ہر شخص کے اندرون میں ضمیر کی شکل میں ایک طاقتور ”مذکر و محاسب“ ودیعت کیا جو اسے صحیح اور رضائے الہی کی طرف لے جانے والے طریقہ کو اختیار کرنے پر ابھارتا اور غلط طریقہ اختیار کرنے پر کچھ کے لگاتا رہے۔ وقتاً فوقتاً اپنے برگزیدہ بندوں کو بھیجتا رہا تاکہ وہ جھگے ہوئے لوگوں کو صحیح راہ دکھائیں، ان تک اللہ تعالیٰ کے احکامات

پہنچائیں۔ اچھے کاموں کے فائدے اور ان پر ملنے والے انعامات اور غلط کاموں کے نقصانات اور ان پر ملنے والی سزائوں کو یاد دلائیں۔

عہدِ اُست

اللہ تعالیٰ کی رحمت کا ایک مظہر یہ بھی ہے کہ اس نے اس دنیا میں انسانوں کو پیدا کرنے سے پہلے عالم غیب میں انھیں وجود اور شعور بخش کر ان سے اپنی ربوبیت کا عہد لیا اور انھوں نے اس کا اقرار کیا۔ ایسا اس لیے کیا گیا تاکہ دنیا میں جب فطرت انھیں اس عہد کی طرف متوجہ کرے یا اللہ کے پیغمبر اس کا حوالہ دے کر انھیں راست روی کی دعوت دیں تو اس پر لبیک کہیں اور اس سے ناواقف ہونے کا کوئی بہانہ نہ کر سکیں۔ قرآن میں ہے

وَإِذْ أَخَذْنَا مِنْ بُنَيِّ آدَمَ
مِنْ ظُهُورِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ
وَأَشْهَدَهُمْ عَلَىٰ أَنْفُسِهِمْ
أَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ قَالُوا بَلَىٰ
شَهِدْنَا ۖ أَن لَقَوْا
يَوْمَ الْفُتُورِ إِنَّا كُنَّا
عَنْ هَذَا غَافِلِينَ ۖ
أَوَلَمْ نَقُولُوا
إِنَّمَا أَشْرَكَ الْبَآؤُنَا مِنْ قَبْلُ
وَكُنَّا ذُرِّيَّةً مِنْ بَعْدِهِمْ
فَأْتِهِمْ فَمَا فَعَلُوا
الْمُبْطِلُونَ ۝

(الاعراف: ۱۴۲-۱۴۳)

اور اے بنی نوگوں کو یاد دلاؤ وہ وقت جبکہ تمہارے رب نے بنی آدم کی پشتوں سے ان کی نسل کو نکالا تھا اور انھیں خود ان کے اوپر گواہ بناتے ہوئے پوچھا تھا کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں؟ انھوں نے کہا ضرور آپ ہی ہمارے رب ہیں ہم اس پر گواہی دیتے ہیں یہیم نے اس لیے کیا کہ کہیں تم قیامت کے روز یہ نہ کہہ دو کہ ہم تو اس بات سے بے خبر تھے "یا یہ نہ کہنے لگو کہ مشرک کی ابتدا تو ہمارا باپ دادا نے ہم سے پہلے کی تھی اور ہم بعد کو ان کی نسل سے پیدا ہوئے۔ پھر کیا آپ ہمیں اس قصو میں پکڑتے ہیں جو غلط کار لوگوں نے کیا تھا؟"

اس مضمون کی متعدد احادیث مروی ہیں جن میں اللہ تعالیٰ کے نبی آدم کو وجود بخشنے کی کیفیت اور ان سے اپنی ربوبیت کی گواہی لینے کی تفصیل بیان کی گئی ہے۔ اس سلسلہ میں ابو العالیہ نے حضرت ابی بن کعبؓ سے مذکورہ آیت کی یہ تفسیر روایت کی ہے:

”اللہ تعالیٰ نے اس دن ان تمام لوگوں کو یکجا کیا جو قیامت تک پیدا ہونے والے تھے۔ انہیں ان کی مخصوص صورتیں عطا کر کے قوت گویائی عطا کی۔ پھر ان سے عہد و میثاق کیا۔ اس نے ان سے کہا: میں ساتوں آسمانوں، ساتوں زمینوں اور خود تمہارے باپ آدم کو گواہ بنانا ہوں تاکہ تم قیامت میں یہ نہ کہہ سکو کہ میں تو اس کی خبر نہ تھی، جان لو میرے علاوہ کوئی معبود ہے نہ کوئی رب میرے ساتھ شرک نہ کرتا میں تمہارے پاس اپنے رسول بھیجوں گا جو تمہیں میرے اس عہد و میثاق کی یاد دلائیں گے اور اس کی خلاف ورزی سے ڈرائیں گے میں تم پر اپنی کتابیں بھی نازل کروں گا۔ ان لوگوں نے کہا: ہم گواہی دیتے ہیں کہ آپ ہمارے رب اور معبود ہیں۔ آپ کے علاوہ ہمارا کوئی رب اور معبود نہیں۔ اس طرح انہوں نے اس دن اطاعت کا عہد کیا تھا۔“

بعض علمائے سلف و خلف کا خیال ہے کہ ضروری نہیں کہ یہ واقعہ عالم خارج میں رونما ہوا ہو۔ بلکہ اس سے محض اس بات کی طرف اشارہ مقصود ہے کہ توحید کا اقرار انسانی فطرت میں موجود ہے۔

قال قائلون من السلف والخلف متعدد علمائے سلف و خلف کا خیال ہے کہ
ان الصادقین والاشہاد انما گواہ بنانے سے مراد فطرت انسانی میں
هو فطرهم علی التوحید توحید و ولایت کرنا ہے۔

علامہ ابن کثیر نے ان لوگوں کی ترجمانی کرتے ہوئے لکھا ہے:

”آیت میں آدم کی بیٹھ سے نہیں بلکہ بنی آدم کی بیٹھ سے ان کی ذریت نکالنے کا تذکرہ ہے اور ان سے لی جانے والی شہادت زبانِ قال سے نہیں بلکہ زبانِ حال سے ہے۔ اس لیے کہ اگر ایسا عالم واقعہ میں ہوتا یا طبع کہ اسے بعد میں حجت بنایا جائے تو ہر ایک کے حافظ میں وہ محفوظ ہوتا۔ اس سے معلوم ہوا کہ اس سے مراد توحید کا اقرار ہے جو ان کی فطرت میں موجود ہے۔“

سہ ابن جریر طبری، تفسیر جامع انبیان دار المعارف مصر تحقیق محمود محمد ثناء احمد محدث اکبر جلد ۱۳، ۲۳، ۲۳۹

تفسیر ابن کثیر المکتبۃ التجاریۃ البکری مصر ۱۳۵۹ھ/ ۱۹۴۷ء جلد دوم ص: ۲۴۳، اس روایت کو احمد ابن ابی حاتم، ابن جریر اور ابن مردودہ نے بھی روایت کیا ہے۔ تفسیر ابن کثیر حوالہ سابق۔

سہ تفسیر ابن کثیر جلد دوم ص ۲۶۲ ۳۳ حوالہ سابق۔

میشاق الہی

اس رائے کے قائل علامہ زرخشری بھی ہیں۔ انھوں نے لکھا ہے کہ اس واقعہ کا بیان تمثیلی اور تجزیلی ہے اور اس کا مطلب بس یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی ربوبیت اور وحدانیت پر روشن دلائل قائم کر دیئے ہیں جن پر ان کی سلیم عقلیں اور بصیرتیں گواہ ہیں۔ کلام الہی میں اس کی بکثرت مثالیں ہیں مثلاً اِنَّمَا قَوْلُنَا لِشَيْءٍ اِذَا اَرَدْنَاهُ اَنْ نَّقُولَ لَهُ كُنْ فَيَكُونُ (النحل - ۴۰) فقال لها وَاِلَّا نَحْنُ اَيْنَا حُكْمًا اَفَكُرْهَا قَالَتْ اَنْتَيْنَا طَائِفَتَانِ (حم السجده - ۱۱) ظاہر ہے کہ مراد ان آیتوں میں قول نہیں ہے بلکہ محض مفہوم کی تمثیل و تصویر ہے۔

لیکن اکثر علماء کا خیال ہے کہ یہ عالم واقعہ کا بیان ہے اور اللہ تعالیٰ کے لیے جس نے انسانوں کو عدم سے وجود بخشا ہے، ایسا کرنا بعید نہیں ہے۔ اگر انسانی حافظہ میں یہ واقعہ محفوظ نہیں تو یہ اس پر دلیل نہیں ہے کہ وہ پیش ہی نہیں آیا۔ بلکہ ایسا اس حکمت کے پیش نظر کیا گیا ہے کہ اگر اس کا نقش انسانوں کے حافظہ میں تازہ رہتا تو ان کو دنیا میں بھیجے جانے اور یہاں ان کی آزمائش اور امتحان ہونے کے کوئی معنی نہ رہ جاتے۔

میشاق الہی

اسی عہد کو یاد دلانے کے لیے اللہ تعالیٰ نے وقتاً فوقتاً اپنے برگزیدہ بندے بھیجے۔ انھیں حکم دیا کہ جن بیگمات اور تعلیمات کے ساتھ انھیں بھیجا گیا ہے انھیں بے کم و کاست اللہ کے بندوں تک پہنچادیں۔ جو لوگ بھنگ گئے ہیں انھیں سیدھا راستہ بتائیں۔ جن لوگوں نے خواہشات نفس یا غلط محرکات میں آکر ایسا طریقہ زندگی اپنا لیا ہے جو اللہ کی ناراضگی کو دعوت دیتا اور اس کے غضب کو بھڑکاتا ہے ان کی رہنمائی کریں اور انھیں ایسی شاہراہ پر لائیں جس سے وہ اس کی رضا اور اس کے انعامات کے مستحق ہو سکیں۔

پھر جن لوگوں نے انبیاء کی بات مانی، ان کی اطاعت کی اور ان کے بتائے ہوئے طریقہ پر عمل پیرا ہوئے ان سے اللہ تعالیٰ نے دوبارہ ایک عہد لیا اور وہ یہ کہ

سلسلہ انکشاف - از زرخشری - مصطفیٰ ابابنی الجلی و اولادہ - معر جلد دوم ص ۱۲۹

سلسلہ مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودی نے اس سلسلے میں بہت اچھی بحث کی ہے اور اس پر کئے جانے والے اعتراضات کا بہترین جواب دیا ہے دیکھئے تفہیم القرآن مرکزی مکتبہ اسلامی دہلی جلد دوم ص ۹۶-۹۷

ان انبیاء کے ذریعے ان تک اللہ تعالیٰ کے جوارحکامات اور تعلیمات پہنچیں گی ان سختی سے عمل کریں گے، انھیں اپنی زندگی میں نافذ کریں گے اور ان سے انحراف نہیں کریں گے۔ انبیاء اور ان کی امتوں سے لیے گئے اس عہد کو قرآن نے 'مِثَاق' سے تعبیر کیا ہے۔ اس نے یہ بھی وضاحت کی ہے کہ اکثر امتیں اس کی پاسداری نہ کر سکیں۔ چنانچہ انھیں اس کے نتائج سے دوچار ہونا پڑا یہاں ہم اس مِثَاق کی وضاحت کے ساتھ ساتھ اس کے سلسلہ میں ان امتوں کے رویہ پر بھی روشنی ڈالیں گے اور اس کے نتیجے میں وہ جس انجام کی منتہی ہوئیں اس کا بھی اجمالی تذکرہ کریں گے۔

مِثَاق کا مفہوم

مِثَاق اصلاً اس رسی کو کہتے ہیں جس کے ذریعے کسی چیز کو باندھا جائے۔ لسان العرب

میں ہے :

مِثَاقٌ مِنْ الْوِثَاقِ، وَهُوَ
فِي الْأَصْلِ حَبْلٌ أَوْ قَيْدٌ يُشَدُّ
بِهِ الْأَسِيرُ وَالِدَابِئِلُ
یَرْتَبِقُ مِنْ مِثَاقٍ كَالْوِثَاقِ
اس کے معنی اصلاً اس رسی یا پٹری کے
ہیں جس کے ذریعے قیدی یا جانور کو باندھا
جاتا ہے۔

اصطلاحی طور پر اس کا اطلاق اس عہد و پیمان پر ہوتا ہے جسے قسم یا کسی دوسرے ذریعے سے موکد کر دیا جائے۔ راغب اصفہانی نے لکھا ہے :

الْمِثَاقُ عَقْدٌ مُوَكَّدٌ بِمِثْمَلٍ
وَعَهْدٌ يَلْهُ
مِثَاقٌ مِنْ مِثَاقٍ كَالْوِثَاقِ
یا عہد کے ذریعے پختہ کر دیا جائے۔

تفسیر طبری میں ہے :

الْمِثَاقُ مِثَاقٌ مِنْ التَّوَثُّقِ
بِالْمِثْمَلِ وَنَحْوِهَا مِنَ الْأُمُورِ
مِثَاقٌ مِثَاقٌ كَالْوِثَاقِ
مطلب ہے قسم یا دیگر ذرائع سے بات

۱۔ ابن منظور، لسان العرب، دار صادر بیروت جز ۲ ص: ۳۷۱ مادہ 'وِثَق'۔

۲۔ راغب اصفہانی۔ المفردات فی غریب القرآن۔ المطبعة المینیہ مصر ص: ۵۳۲۔

الہی تو کد القول لہ کوچہ کرنا

مولانا امین احسن اصلاحی فرماتے ہیں:

”موثق اور میثاق کے معنی عہد و پیمان کے ہیں۔ اس لفظ کی روح و شوق اور استحکام ہے۔ اس وجہ سے یہ خاص طور پر اس عہد و پیمان کے لیے استعمال ہوتا ہے جو کسی اہم معاملہ کے لیے پورے شعور اور پورے احساس ذمہ داری کے ساتھ باندھا گیا ہو اور جس کی وفاداری کا تاکید کے ساتھ اظہار و اقرار کیا گیا ہو“

اسی بنیاد پر اس عہد کو بھی میثاق سے تعبیر کیا گیا ہے جو اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں سے بشمول انبیاء کے۔ اس کے احکامات پر عمل کرنے اور اس کی دی ہوئی شریعت کے مطابق زندگی گزارنے کا لیا ہے۔ مولانا امین احسن اصلاحی نے لکھا ہے:

”شریعت الہی خدا اور بندوں کے درمیان ایک معاہدہ ہوتی ہے۔

اس وجہ سے اس کو میثاق سے تعبیر کیا جاتا ہے“

قرآن کریم نے اسی مفہوم میں ایک لفظ ’عہد‘ استعمال کیا ہے۔ اس کی تفسیر میں مفسرین کے مختلف اقوال ہیں۔ بعض مفسرین کا کہنا ہے کہ اس سے مراد اللہ تعالیٰ کی ہدایات اور اوامر و نواہی ہیں جو اس نے اپنی کتابوں میں اور اپنے رسولوں کے ذریعہ نازل فرمائے ہیں۔ بعض کے نزدیک اس سے مراد توحید اور ربوبیت کے دلائل اور انبیاء کو حاصل ہونے والے معجزات ہیں۔ بعض کا خیال ہے کہ عہد سے مراد وہ عہد ہے جو اللہ تعالیٰ نے ازل میں نوع انسانی کو صلب آدم سے نکال کر لیا تھا۔ اسی قسم کے دیگر اقوال بھی ہیں مگر ان میں کوئی بنیادی فرق نہیں ہے۔ سید قطب شہید نے لکھا ہے:

”اللہ سے انسانوں کا یہ عہد بہت سے عہدوں کی صورت میں سلنے آتا ہے۔ ان میں سے ایک وہ عہد فطرت ہے جو ہر زندہ ہستی کی فطرت

۱۵۶: ۲۸۸

۱۹۸: امین احسن اصلاحی۔ تدبر قرآن۔ مکتبہ مرکزی انجمن خدام القرآن لاہور جلد اول طبع سوم ۱۹۷۶ء ص: ۱۹۸

۳۷: حوالہ بالا۔ ۳۷: تفسیر طبری حوالہ بالا جلد اول ص: ۱۰۱۔ ۱۱۱: تفسیر ابن کثیر حوالہ بالا جلد اول ص: ۶۶

میں راسخ ہے جس کے نتیجے میں وہ اپنے خالق کو پہچانتا اور عبادت کے ساتھ اس کی طرف متوجہ ہوتا ہے۔ اللہ پر اعتقاد کی یہ بھوک انسانی فطرت میں ہمیشہ رہتی ہے البتہ کبھی کبھی فطرت بھٹک کر راہ سے منحرف ہو جاتی ہے اور وہ خدا کے سوا کچھ دوسرے خدا اور معبود بنا لیتی ہے اور ان میں سے ایک عہد استخلاف فی الارض کا ہے جو اللہ نے حضرت آدم سے لیا تھا... پھر قوموں کے پاس پیغمبر بھیجے گئے اور ان سے عہد لیے گئے کہ وہ صرف ایک خدا کی بندگی کریں اور اس کی شریعت اور اس کے نظام زندگی کو اپنی زندگیوں میں نافذ کریں۔^۱

میشاق انبیاء اور ان کی امتوں سے

قرآن صراحت کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے میثاق نبیوں سے بھی لیا ہے اور ان کی امتوں سے بھی سورہ احزاب میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے خطاب کرتے ہوئے اللہ فرماتا ہے:

وَإِذْ أَخَذْنَا مِنَ النَّبِيِّينَ مِيثَاقَهُمْ وَمِنْكَ وَمِنْ نُوْحٍ وَإِبْرَاهِيمَ وَمُوسَىٰ وَعِيسَىٰ ابْنِ مَرْيَمَ وَأَخَذْنَا مِنْهُمْ مِّيثَاقًا عَلِيمًا، لَئِذَا أَلَّيْنَا لِلْكَافِرِينَ عَذَابًا أَبَدًا لَّيْمًا۔

اور (اسے نبی) یاد رکھو اس عہد و پیمان کو جو ہم نے سب پیغمبروں سے لیا ہے تم سے بھی اور نوح اور ابراہیم اور موسیٰ اور عیسیٰ بن مریم سے بھی سب سے ہم پختہ عہد لے چکے ہیں۔ تاکہ سچے لوگوں سے (ان کا اب) ان کی سچائی کے بارے میں سوال کرے اور کافروں کے لیے تو اس نے دردناک عذاب مہیا کر ہی رکھا ہے۔

(الاحزاب: ۷-۸)

مذکورہ آیت میں انبیاء سے لیے گئے 'پختہ عہد' (میشاق غلیظ) کا تذکرہ ہے۔ لیکن وہ عہد کیا تھا اس کی صراحت نہیں۔ ظاہر ہے کہ اس سے اس عہد کی طرف اشارہ ہے کہ اللہ نے جو احکامات، تعلیمات اور ہدایات دے کر انھیں اپنے بندوں کی طرف مبعوث کیا ہے

۱۔ فی ظلال القرآن، سید قطب شہید دارالشرق جلد ۱/ ۱۵، ۱۶، ۱۷، ۱۸، ۱۹، ۲۰، ۲۱، ۲۲، ۲۳، ۲۴، ۲۵، ۲۶، ۲۷، ۲۸، ۲۹، ۳۰، ۳۱، ۳۲، ۳۳، ۳۴، ۳۵، ۳۶، ۳۷، ۳۸، ۳۹، ۴۰، ۴۱، ۴۲، ۴۳، ۴۴، ۴۵، ۴۶، ۴۷، ۴۸، ۴۹، ۵۰، ۵۱، ۵۲، ۵۳، ۵۴، ۵۵، ۵۶، ۵۷، ۵۸، ۵۹، ۶۰، ۶۱، ۶۲، ۶۳، ۶۴، ۶۵، ۶۶، ۶۷، ۶۸، ۶۹، ۷۰، ۷۱، ۷۲، ۷۳، ۷۴، ۷۵، ۷۶، ۷۷، ۷۸، ۷۹، ۸۰، ۸۱، ۸۲، ۸۳، ۸۴، ۸۵، ۸۶، ۸۷، ۸۸، ۸۹، ۹۰، ۹۱، ۹۲، ۹۳، ۹۴، ۹۵، ۹۶، ۹۷، ۹۸، ۹۹، ۱۰۰، ۱۰۱، ۱۰۲، ۱۰۳، ۱۰۴، ۱۰۵، ۱۰۶، ۱۰۷، ۱۰۸، ۱۰۹، ۱۱۰، ۱۱۱، ۱۱۲، ۱۱۳، ۱۱۴، ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۱۷، ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۲۰، ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸

انہیں بے کم و کاست ان تک پہنچائیں گے۔ ان پر خود بھی عمل کریں گے اور اپنی امتوں کو بھی ان کی طرف دعوت دیں گے اور ان کو معاشرہ میں عملاً نافذ کرنے کی پوری جدوجہد کریں گے۔ ایک دوسری جگہ ہے:

وَإِذْ أَخَذَ اللَّهُ مِيثَاقَ النَّبِيِّينَ
لَمَا آتَيْتُكُمْ مِنْ كِتَابٍ وَحِكْمَةٍ
ثُمَّ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مُصَدِّقٌ
لِمَا مَعَكُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهِ وَ
لَتَنْصُرُنَّهُ، قَالَ أَأَقْرَرْتُمْ
وَ أَخَذْتُمْ عَلَىٰ ذَٰلِكُمْ
إِبْرَئِيلَ، قَالُوا أَقْرَرْنَا،
قَالَ فَاشْهَدُوا، وَأَنَا مَعَكُمْ
مِنَ الشَّاهِدِينَ، فَمَنْ
تَوَلَّىٰ بَعْدَ ذَٰلِكَ فَأُولَٰئِكَ
هُمُ الْفَاسِقُونَ

(آل عمران: ۸۱-۸۲)

یاد کرو اللہ نے پیغمبروں سے عہد لیا تھا
کہ ”آج ہم نے تمہیں کتاب اور حکمت و
دانش سے نوازا ہے۔ کل اگر کوئی دوسرا
رسول تمہارے پاس اسی تعلیم کی تصدیق
کرتا ہوا آئے جو پہلے سے تمہارے پاس
موجود ہے تو تم کو اس پر ایمان لانا ہوگا اور
اس کی مدد کرنی ہوگی۔ یہ ارشاد فرما کر اللہ
نے پوچھا: کیا تم اس کا اقرار کرتے ہو اور
اس پر میری طرف سے عہد کی بھاری
ذمہ داری اٹھاتے ہو؟ انھوں نے کہا
ہاں ہم اقرار کرتے ہیں اللہ نے فرمایا:
اچھا تو گواہ رہو اور میں بھی تمہارے
ساتھ گواہ ہوں۔ اس کے بعد چنانچہ
عہد سے بھیجے دیے فاسق ہیں۔

اس آیت میں بظاہر خطاب انبیاء سے ہے لیکن اصلاً اس کے مخاطب

سہ بعض مفسرین کا خیال ہے کہ مِثَاقِ انبیاء سے نہیں بلکہ اہل کتاب سے لیا گیا تھا کہ وہ اللہ کے رسولوں پر
ایمان لائیں گے اور ان کی مدد کریں گے۔ انبیاء سے مِثَاق لینے کا کوئی مطلب نہیں ہے اس لیے کہ ان سے
دوسروں کی مدد کرنے کا نہیں بلکہ دوسروں سے ان کی مدد کرنے کا عہد لیا جاتا ہے۔ اس آیت کی توجہ وہ
یہ کرتے ہیں کہ اس میں ”نبیین“ کی طرف اضافت ”مؤثوق علیہ“ کی اضافت نہیں بلکہ ”مؤثوق“ کی طرف اضافت
جیسی ہے۔ کہا جاتا ہے مِثَاقِ اللہ مفسر طبری نے کئی اقوال نقل کرنے کے بعد اس قول کو ترجیح دی ہے
کہ اللہ نے اپنی امتوں سے یہ مِثَاق لیا کہ ان کے بعد اللہ کے جو رسول اس کے احکام سے کرے =

ان کے امتی ہیں۔ ان سے کہا جا رہا ہے کہ تمام انبیاء کی بنیادی تعلیم ایک ہی ہے۔ بعد میں آنے والا ہر رسول اپنے سے پہلے کے رسولوں کی تعلیمات کی تصدیق ہی کرتا ہے۔ اس لیے عقل و انصاف کا تقاضا ہے کہ اس پر ایمان لایا جائے اور اس کی تائید و تصدیق کی جائے۔ اگر کوئی شخص تمام انبیاء پر ایمان نہیں لاتا بلکہ ان میں تفریق کرتا ہے کسی کو نبی تسلیم کرتا اور کسی کا انکار کرتا ہے تو وہ دائرہ ایمان سے خارج ہے۔

میشاق بنی اسرائیل

قرآن میں انبیاء کی جن امتوں سے میثاق لیے جانے کی صراحت کی گئی ہے ان میں بنی اسرائیل کو سب سے زیادہ اہمیت حاصل ہے۔ ان پر اللہ تعالیٰ نے اپنے بے پایاں انعامات و احسانات کیے۔ انھیں متعدد مادی اور روحانی نعمتوں سے نوازا۔ دیگر اقوام پر فضیلت بخشی۔ دنیا کی امامت سے سرفراز فرمایا۔ متعدد بزرگزمیدہ پیغمبروں سے شرف انتساب بخشا اور عرصہ تک زمام حکومت و سلطنت ان کے ہاتھ میں رہی۔ ان احسانات کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے ان سے ایک میثاق لیا۔ اس میثاق کا تذکرہ قرآن میں متعدد مقامات پر کیا گیا ہے۔ بعض آیات سے اشارہ ملتا ہے کہ یہ میثاق ان سے کوہ طور کے دامن میں لیا گیا تھا۔ حضرت موسیٰ اپنی قوم کے مندر سربراہوں کو لے کر اللہ کے حکم کے مطابق کوہ طور پر حاضر ہوئے۔ اس وقت اللہ تعالیٰ نے اپنی عظمت و جلال کا مظاہرہ اس طرح کیا کہ پہاڑ زلزلے سے لرزنے لگا۔ اور ایسی خوفناک صورت حال پیدا ہو گئی کہ معلوم ہوتا تھا وہ ان پر

== آئیے گے ان پر ایمان لائیں گے اور ان کی تصدیق کریں گے تفسیر طبری حوالہ بالا جلد ۶/ ص: ۵۵۷۔ زمخشری نے بھی کئی اقوال نقل کیے ہیں دیکھئے کشف حوالہ بالا جلد اول ص: ۴۴۰۔ ۴۴۱۔

سلہ بنی اسرائیل پر ہونے والے اللہ تعالیٰ کے احسانات و انعامات کا تذکرہ قرآن میں مختلف مقامات پر آیا ہے۔ اس موضوع پر لکھی جانے والی کتابوں میں بھی اس کی تفصیل ملتی ہے۔ مثلاً دیکھئے بنو اسرائیل فی القرآن والسنۃ۔ ڈاکٹر سید محمد ظفاری۔ دارچند قاہرہ طبع اول ۱۹۶۸ء۔ یہود فی القرآن۔ عقیف عبدالفتاح طبارۃ۔ دارالکتب بیروت طبع دوم ۱۹۶۶ء وغیرہ۔

۱۵۵۔ البقرہ: ۹۳، ۹۴۔ الانعام: ۱۵۳۔ ۱۵۴۔ الاعراف: ۱۵۵۔

آٹے کا۔ مولانا مودودی نے اس وقت کی منظر نگاری کرتے ہوئے اس کے مقصد پر یوں روشنی ڈالی ہے:

”اس طرح اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل سے کتاب کی پابندی کا عہد لیا اور عہد لیتے ہوئے خارج میں ان پر ایسا ماحول طاری کر دیا جس سے انھیں خدا کے جلال اور اس کی عظمت و برتری اور اس کے عہد کی اہمیت کا پورا پورا احساس ہو اور وہ اس شہنشاہ کائنات کے ساتھ میثاق استوار کرنے کو کوئی معمولی سی بات نہ سمجھیں۔ اس سے یہ گمان نہ کرنا چاہیے کہ وہ خدا کے ساتھ میثاق باندھنے پر آمادہ نہ تھے اور انھیں زبردستی خوف زدہ کر کے اس پر آمادہ کیا گیا۔ واقعہ یہ ہے کہ وہ سب کے سب اہل ایمان تھے اور دامن کوہ میں میثاق باندھنے ہی کے لیے گئے تھے۔ مگر اللہ تعالیٰ نے معمولی طور پر ان سے عہد و اقرار لینے کے بجائے مناسب جانا کہ اس عہد و اقرار کی اہمیت ان کو ابھی طرح محسوس کرادی جائے تاکہ اقرار کرتے وقت انھیں یہ احساس رہے کہ وہ کس قدر مطلق ہستی سے اقرار کر رہے ہیں اور اس کے ساتھ بدعہدی کرنے کا انجام کیا کچھ ہو سکتا ہے؟“

اس میثاق کی جو تفصیلات اور اہم نکات مختلف آیات میں مذکور ہیں انھیں ذیل میں بیان کیا جاتا ہے:

جو کتاب ہم تمہیں دے رہے ہیں اسے مضبوطی کے ساتھ تھامنا اور جو احکام و ہدایات اس میں درج ہیں انھیں یاد رکھنا۔ اسی ذریعہ سے توقع کی جاسکتی ہے کہ تم تقویٰ کی روش پر چل سکو گے۔ (البقرہ ۱۰۶، الاعراف: ۱۷۱)

جو ہدایات ہم دے رہے ہیں ان کی سختی کے ساتھ پابند کرو اور کان لگا کر سنو۔ (البقرہ ۹۳)

اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہ کرنا۔
ماں باپ کے ساتھ، رشتہ داروں کے ساتھ، یتیموں اور مسکینوں کے ساتھ نیک سلوک

کرنا۔ لوگوں سے بھلی بات کہنا۔

نماز قائم کرنا اور زکوٰۃ دینا۔

ایک دوسرے کا خون نہ بہانا اور ایک دوسرے کو گھر سے بے گھر نہ کرنا۔ (البقرہ: ۸۳-۸۴)

اگر تم نے نماز قائم رکھی اور زکوٰۃ دی۔

اور میرے رسولوں کو مانا اور ان کی مدد کی۔

اور اپنے خدا کو اچھا قرض دیتے رہے۔

تو یقین رکھو کہ میں تمہاری برائیاں تم سے زائل کر دوں گا اور تم کو ایسے باغوں میں داخل کروں گا جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی۔ مگر اس کے بعد جس نے تم میں سے کفر کی روش اختیار کی تو درحقیقت اس نے سوا السبیل گم کر دی۔ (المائدہ: ۱۲)

(کیا ان سے کتاب کا عہد نہیں لیا جا چکا ہے کہ) اللہ کے نام پر وہی بات کہیں جو

حق ہو۔ (الاعراف: ۱۶۹)

تمہیں کتاب کی تعلیمات کو لوگوں میں پھیلانا ہوگا انہیں پوشیدہ رکھنا نہیں ہوگا۔

(آل عمران - ۱۸۷)

دروازہ میں سجدہ ریز ہوتے ہوئے داخل ہو۔

سب سے کا قانون نہ توڑو۔ (النساء: ۱۵۳)

نبی اسرائیل کی عہد شکنی

اللہ کے احسانات کا تقاضا تو یہ تھا کہ نبی اسرائیل سجدہ شکر بجا لاتے اور انہوں نے

اس سے جو ”میشاق غلیظ“ (پختہ عہد) باندھا تھا اس کی پابندی کرتے۔ لیکن یہ ایک افسوسناک

حقیقت ہے کہ انہوں نے عہد الہی کو توڑنے، احکام الہی سے سرتابی کرنے، انبیاء کی نافرمانی

اور تکذیب کرنے اور کتاب الہی کو پس پشت ڈالنے میں کوئی کسر نہ اٹھا رکھی۔ قرآن میں جہاں

کہیں نبی اسرائیل کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے میثاق لینے کا تذکرہ ہے۔ وہیں یہ بھی صراحت کر دی

گئی ہے کہ وہ اس میثاق پر قائم نہ رہ سکے اور انہوں نے ہر موقع پر اس کو بے مال کیا۔

سورہ بقرہ میں اللہ تعالیٰ نبی اسرائیل کو مخاطب کرتے ہوئے اس میثاق کو یاد دلاتا

ہے کہ ہم نے تم سے توحید پر قائم رہنے، والدین اور رشتہ داروں وغیرہ کے ساتھ حسن سلوک

میشاق الہی

کرنے، لوگوں سے بھلی بات کہنے اور نماز قائم کرنے اور زکوٰۃ ادا کرنے کا عہد لیا تھا مگر تم اس پر قائم نہیں رہے:

تَمَّ تَوَلَّيْتُمْ إِلَّا قَلِيلًا مِّنْكُمْ وَأَنْتُمْ مُعْرِضُونَ (البقرہ: ۸۳)

وہ انہیں مزید یاد دلانا ہے کہ تم سے عہد لیا گیا تھا کہ ایک دوسرے کا خون کرو گے نہ ایک دوسرے کو گھر سے بے گھر کرو گے، تم نے اس کا اقرار کیا تھا مگر تمہارا عمل اس کے برعکس رہا:

تَمَّ أَنْتُمْ هَؤُلَاءِ تَقْتُلُونَ أَنْفُسَكُمْ وَتُخْرِجُونَ فِرْقًا مِّنْكُمْ مِنْ دِيَارِهِمْ - تَظَاهَرُونَ عَلَيْهِمْ بِالْإِثْمِ وَالْعُدْوَانِ وَإِنْ يَأْتِكُمْ أَسَارَىٰ تُفَادُّهُمْ وَهُمْ مُعَذَّرٌ عَلَيْكُمْ إِخْرَاجُهُمْ (البقرہ - ۸۵)

انہیں ان کے گھروں سے نکالنا ہی سر سے تم پر حرام تھا۔

ان سے عہد لیا گیا تھا کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ان کی ہدایت کے لیے جو رسول بھیجیں گے ان کی وہ اطاعت کریں گے اور ان کے ہر حکم کی تعمیل کریں گے خواہ وہ ان کی خواہش نفس کے برخلاف ہو مگر صورت حال اس کے برعکس رہی:

لَقَدْ أَخَذْنَا مِيثَاقَ بَنِي إِسْرَٰئِيلَ وَآرَأَيْنَا إِلَيْهِمْ رَسُولًا قُلْتُ إِنَّهُمْ يَمُنُّونَ أَفَلَا يَتَذَكَّرُونَ (المائدہ: ۷۰)

ہم نے بنی اسرائیل سے پختہ عہد لیا اور ان کی طرف بہت سے رسول بھیجے مگر جب کبھی ان کے پاس کوئی رسول ان کی خواہشات نفس کے خلاف کچھ لے کر آیا تو کسی کو انہوں نے جھٹلایا اور کسی کو قتل کر دیا۔

ان سے عہد لیا گیا تھا کہ انھیں اللہ تعالیٰ کی جانب سے جو کتاب عطا کی گئی ہے اس کی تعلیمات کو لوگوں میں عام کریں گے اور اس کا کوئی حصہ چھپا کر نہیں رکھیں گے۔ مگر انھوں نے کیا یہ کہ اس کے جن احکام اور تعلیمات کی زردان کی خواہشات اور مفادات پر پڑتی تھی انھیں نہ صرف پوشیدہ رکھنے بلکہ ان میں تحریف کرنے سے بھی وہ باز نہ آئے۔ دنیا کی چند روزہ زندگی کی لذتوں سے شاد کام ہونے کی خاطر انھوں نے کتاب الہی سے کھلواڑ کیا۔

وَإِذْ أَخَذَ اللَّهُ مِيثَاقَ آلِهَينِ
أَوْفُوا الْبَيْتَ لَتَبَيِّنَهُ لِلنَّاسِ
وَلَا تَكُونُوا مِنْ كَاذِبِينَ
ظُهُورِهِمْ، وَاسْتَبَقُوا إِيَّاهُ
تَمَنَّا قَلِيلًا، فَبُذِلَ مَا لَيْسَ لَهُمْ
بِهِ قُوَّةٌ (آل عمران: ۱۸۷)

ان اہل کتاب کو وہ عہد بھی یاد دلاؤ جو
اللہ نے ان سے لیا تھا کہ تمہیں کتاب
کی تعلیمات کو لوگوں میں بھیلانا ہوگا۔ انھیں
پوشیدہ رکھنا نہیں ہوگا۔ مگر انھوں نے
کتاب کو پس پشت ڈال دیا اور تھوڑی
قیمت پر اسے بیچ ڈالا۔ کتنا برا کاروبار

بے جویہ کر رہے ہیں۔

ان سے کوہ طور کے دامن میں عہد لیا گیا تھا کہ جو ہدایات تمہیں دی جا رہی ہیں انھیں ٹھیک سے سنو اور ان پر سختی سے عمل کرو مگر انھوں نے کیا کیا؟

وَإِذْ أَخَذْنَا مِيثَاقَكُمْ
وَرَفَعْنَا فَوْقَكُمُ الطُّورَ
خُذُوا مَا آتَيْنَاكُمْ بِقُوَّةٍ
وَأَسْمِعُوا، قَالُوا اسْمِعْنَا
وَعَصَيْنَا۔

پھر ذرا اس ميثاق کو یاد کرو جو طور کو تمہارا
اوپر اٹھا کر ہم نے تم سے لیا تھا۔ ہم نے
تاکید کی تھی کہ جو ہدایات ہم دے رہے
ہیں ان کی سختی کے ساتھ پابندی کرو اور
کان لگا کر سنو۔ تمہارے اسلاف نے کہا

کہ ہم نے سن لیا مگر ایسے گئے نہیں۔ (البقرہ: ۹۳)

”عصینا“ (مانیں گے نہیں) زبان حال کی تعبیر ہے۔ یعنی انھوں نے اقرار تو اطاعت کا ہی کیا تھا مگر عملاً اس سے سر تابی کی۔ مولانا امین احسن اصلاحی نے اس کی وضاحت یوں کی ہے:

”یہ صورت حال کی تعبیر ہے۔ انھوں نے عہد تو یہی کیا تھا کہ ”ہم نے سنا اور ہم اطاعت کریں گے“ لیکن عمل ان کا یہی ہوا کہ انھوں نے جو کچھ

سنا اس کی نافرمانی کی۔ اس صورت حال کو جو ان کے غل سے ظاہر ہوئی
قرآن نے ان کے قول کی جگہ رکھ دیا ہے۔ گویا انھوں نے شروع ہی
میں اقرار اطاعت کا نہیں بلکہ نافرمانی کا کیا تھا یہ
قرآن کہتا ہے کہ جب بھی انھوں نے کوئی عہد کیا۔ ان میں سے اکثر لوگوں نے اس
کی پاسداری نہیں کی:

أَوْفُوا بِعَهْدِكُمْ
بِئْسَ مَا كُنْتُمْ
فَاعْلَمُوا
لَا يُؤْمِنُونَ
کیا ہمیشہ ایسا ہی نہیں ہوتا رہا ہے کہ انھوں
نے کوئی عہد کیا تو ان میں سے ایک نہ
لیکھا گروہ نے اسے ضرور ہی بالائے طاق
رکھ دیا؟ بلکہ ان میں سے اکثر ایسے ہی
(البقرہ - ۱۰۰)

ہیں جو سچے دل سے ایمان نہیں لاتے۔
بنی اسرائیل مِثَاقِ الْہٰی کی خلاف ورزی کرتے ہوئے جن جن برے اور غلط کاموں
میں مبتلا ہوئے قرآن نے ان کا تذکرہ تفصیل سے کیا ہے۔ اس نے ان کی اعتقادی
اور فکری خرابیوں پر روشنی ڈالی ہے۔ ان کے غلط تصورات دین سے پردہ اٹھایا
ہے، ان کی اخلاقی پستیوں کو طشت از بام کیا ہے، ان کی معاشرتی اور تمدنی کج رویوں کو
بیان کیا ہے۔ ان کے نسلی اور قومی غرور پر ضرب لگائی ہے۔ اس طرح ان کے عقائد
اعمال اور اخلاق کا ایک جامع مرقع پیش کر دیا ہے۔

عہد شکنی پر سزائے الہی

بالآخر جب بنی اسرائیل نے وہ تمام کام کیے جو اللہ کے غیظ و غضب کو بھڑکاتے
اور اس کی سزا کو دعوت دیتے ہیں۔ تو ان پر اس کا قانونِ مکافات نافذ ہو کر رہا۔ اس نے
دنیا میں بھی انھیں سزا دی اور آخرت میں بھی دردناک عذاب کی پیشین گوئی کی۔
ارشادِ باری ہے:

سہ تدبیر قرآن اول ص: ۲۲۸ ایسی ہی تشریح سید قطب شہید نے بھی کی ہے۔ دیکھنے کی تلاش قرآن
جلد ۱ ص: ۹۱ اردو ترجمہ جلد اول ص ۲۴۹۔

آخر کار ان کی عہد شکنی کی وجہ سے اور
اس وجہ سے کہ انہوں نے اللہ کی آیات
کو جھٹلایا اور متعدد پیغمبروں کو ناقص قتل کیا...
غرض ان یہودیوں کے اسی ظالمانہ رویہ
کی بنا پر اور اس بنا پر کہ بکثرت اللہ کے
راستے سے روکتے ہیں اور سود لیتے
ہیں جس سے انہیں منع کیا گیا تھا اور
لوگوں کے مال ناجائز طریقوں سے کھاتے
ہیں۔ ہم نے بہت سی وہ پاک چیزیں ان
پر حرام کر دیں جو پہلے ان کے لیے حلال
تھیں اور جو لوگ ان میں سے کافر ہیں ان
کے لیے ہم نے دردناک عذاب تیار
کر رکھا ہے۔

فَبِمَا نَقْضُہُمْ مِّثْقَہُمْ
وَكُفْرِہُمْ بِآیَاتِ اللّٰهِ وَتُلْفِہُمْ
الْأَنْبِیَاءَ یُعِزِّزِ حَتّٰی.... (انساء: ۱۵۵)
فَیُظْلِمُ مِّنَ الَّذِیْنَ هَادُوْ
حَرَمْنَا عَلَیْہُمْ طَیِّبًا
اُحِلَّتْ لَّہُمْ، وَیَصْدِہُمْ
عَنِ سَبِیْلِ اللّٰهِ کَثِیْرًا
وَآخِذْہِمْ بِالَّذِیْہِمْ وَوَقَدْ
نُہِیْا عَنْہُمْ اَمْوََالَ
النَّاسِ بِالْبَاطِلِ، وَاعْتَدْنَا
لِلْكَافِرِیْنَ مِنْہُمْ عَذَابًا
اَلِیْمًا

(انساء: ۱۶۰-۱۶۱)

ان آیات میں بتایا گیا ہے کہ نبی اسرائیل کے عہد الہی توڑنے اور دوسری
نافرمانیاں کرنے کی پاداش میں اللہ تعالیٰ نے دنیا میں بعض پاکیزہ چیزیں ان پر حرام
قرار دے دیں اور آخرت میں بھی وہ ان کو عذاب سے دوچار کرے گا۔ ایک دوسرے
مقام پر ان کے دلوں کو سخت کر دینے اور ان پر لعنت کرنے کا تذکرہ ہے۔

پھر یہ ان کا اپنے عہد کو توڑ ڈالنا تھا
جس کی وجہ سے ہم نے ان کو اپنی رحمت
سے دور پھینک دیا اور ان کے دل

فَبِمَا نَقْضُہُمْ مِّثْقَہُمْ
نَعْنَاہُمْ وَجَعَلْنَا قُلُوْبُہُمْ
قَاسِیَةً۔

(المائدہ: ۱۳)

سخت کر دیے۔

مفسرین نے لکھا ہے کہ لعنت سے مراد حق و ہدایت اور رحمت سے دور کر دینا اور قساوت
قلبی سے مراد عبرت و نصیحت کی صلاحیت سے محروم ہو جانا ہے۔ سلمہ مولانا امین احسن اصلاتی

سلمہ تفسیر طبری حوالہ بالا جلد ۲ ص: ۳۲۸ جلد ۳ ص: ۲۵۴، تفسیر ابن کثیر حوالہ بالا جلد ۲ ص: ۳۳
کنز حوالہ بالا جلد ۲ ص: ۶۰۰

نے اس آیت کی تفسیر کرتے ہوئے لعنت اور قساوت قلبی کی یہ تشریح کی ہے:

”اللہ تعالیٰ کسی قوم کے ساتھ معاہدہ کر کے اس کو جس درجے کی عزت و سرفرازی بخشتا ہے، معاہدہ توڑ دینے کی صورت میں وہ اس کو اسی درجے کی ذلت کے ساتھ دھتکار بھی دیتا ہے۔ اس دھتکارنے کے لیے جامع تعبیر 'لعنت' ہے یعنی کسی کو راندہ درگاہ قرار دے دینا۔ راندہ درگاہ ہونے کا پہلا اثر جو اس قوم پر پڑتا ہے وہ یہ ہے کہ اس کے اندر سے خدا کی خشیت، جو دل کی زندگی کی ضامن ہے، ختم ہو جاتی ہے اور دل پتھر ہو کر توبہ و انابت کی روئیدگی کے لیے بالکل بے خبر ہو جاتا ہے۔ یہ حالت پیدا تو ہوتی ہے عہد شکن قوم کے اپنے عمل کے نتیجے کے طور پر لیکن چونکہ واقع ہوتی ہے اللہ تعالیٰ کی مقررہ سنت کے مطابق، اس وجہ سے اس کو منسوب اللہ تعالیٰ نے اپنی طرف فرمایا ہے۔ یہ قساوت عہد شکن قوم کے اندر جبارت پیدا کرتی ہے جس کا اثر یہ ہوتا ہے کہ وہ میثاق الہی کی خلاف ورزی ہی پر بس نہیں کرتی بلکہ وہ اس معاہدے کو اپنی خواہشات کے مطابق بنانے کے لیے اس کے الفاظ و کلمات کی تحریف بھی کرتی ہے۔“

قرآن میں نبی اسرائیل کو دی جانے والی دوسری سزائیں بھی بیان کی گئی ہیں۔ مثلاً ارض فلسطین پر غلبہ سے پہلے چالیس سالہ صحرا نوردی (مانڈہ - ۲۴) بندر اور خنزیر بنایا جانا (مانڈہ - ۶۰) دوسری قوموں کا تسلط (الاسراء: ۷۰) اور قیامت تک مصائب میں گرفتاری (الاعراف: ۱۴۷) وغیرہ۔

میشاق نصاریٰ

میشاق الہی کے تعلق سے قرآن نے جس دوسرے گروہ کا تذکرہ کیا ہے وہ نصاریٰ کا ہے۔ ساتھ ہی اس نے یہ بھی بتایا ہے کہ یہود کی طرح یہ بھی اس میثاق پر قائم نہ رہ سکا۔ چنانچہ اسے اس کی سزا جگھٹنا پڑی۔ میثاق کے سلسلہ میں نصاریٰ کے رویہ اور انجام کار ان کو دی جانے والی سزا کی پوری تاریخ کو قرآن نے بہت ہی ایجاز کے ساتھ ایک آیت میں

سمیٹ دیا ہے :

وَمِنَ الَّذِينَ قَالُوا إِنَّا نَصَارَى
 أَخَذْنَا مِيثَاقَهُمْ فَنَسُوا
 حَظًّا مِمَّا ذُكِّرُوا بِهِ فَأَغْرَيْنَا
 بَيْنَهُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَاءَ
 إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَسَوْفَ
 يُنَبِّئُهُمُ اللَّهُ بِمَا كَانُوا
 يَصْنَعُونَ .

اسی طرح ہم نے ان لوگوں سے بھی
 پختہ عہد لیا تھا جنہوں نے کہا تھا کہ ہم
 نصاریٰ ہیں مگر ان کو بھی جو سبق یاد کرایا
 گیا تھا اس کا ایک بڑا حصہ انہوں نے
 فراموش کر دیا۔ آخر کار ہم نے ان کے
 درمیان قیامت تک کے لیے دشمنی
 اور آپس کے بغض و عناد کا بیج بو دیا
 اور ضرور ایک وقت آئے گا جب اللہ
 انہیں بتائے گا کہ وہ دنیا میں کیا بناتے

(المائدہ: ۱۴)

رہے ہیں۔

اس گروہ کے لیے لفظ 'نصاری' کا استعمال بہت معنویت رکھتا ہے حضرت
 عیسیٰ علیہ السلام کوئی نیا دین قائم کرنے کے لیے تشریف نہیں لائے تھے بلکہ آپ کی
 بعثت بنی اسرائیل کی طرف، ان کی اصلاح کے لیے ہوئی تھی۔ آپ نے انہیں ان بنیادی
 عقائد اور تعلیمات ہی کی طرف دعوت دی جن کی طرف انبیاء سابقین دعوت دیتے
 رہے ہیں اور ان میں جو اعتقادی، تمدنی اور اخلاقی برائیاں درآئی تھیں ان پر انہیں سخت
 الفاظ میں تنبیہ اور ملامت کی مگر ان کی اکثریت نصیحت قبول کرنے، اللہ کی نافرمانیوں
 سے باز آنے اور راست روی اختیار کرنے کے بجائے آپ کی جانی دشمن بن گئی محض
 چند افراد نے آپ کی دعوت پر لبیک کہا۔ قرآن کے بیان کے مطابق جب حضرت
 عیسیٰ علیہ السلام نے پکار کر کہا: کون ہے اللہ کی راہ میں میرا مددگار تو انہی چند افراد
 (حواریوں) نے جواب دیا: نحن انصار اللہ (ہم ہیں اللہ کے مددگار) گویا ان حواریوں
 نے اللہ کے نبی کی موجودگی میں عہد کیا تھا کہ جو احکام اور تعلیمات اللہ کی طرف سے آئی ہیں
 ان پر وہ خود بھی عمل کریں گے اور دوسروں کو بھی ان کی طرف دعوت دیں گے لیکن علماء ہوا

یہ کہ بعد میں جن لوگوں نے حضرت عیسیٰ کی پیروی کا اعلان کیا انھوں نے آپ کے نام پر ایک نیا دین بنا ڈالا جو مسیحیت یا عیسائیت کے نام سے موسوم ہوا۔ اس خود ساختہ مسیحیت کے بہت سے بنیادی عقائد اور تعلیمات حضرت عیسیٰ کی لائی ہوئی تعلیمات سے متضاد تھیں اس بنیادی تحریف و تمسح کا اصل محرک پولوس (جو سینٹ پال کے نام سے بھی معروف ہے) تھا۔ یہ شخص حضرت عیسیٰ کی زندگی میں اور ان کے بعد چھ سال تک ان کی دعوت کا شدید مخالف تھا۔ بعد میں ان کے پیروؤں میں شامل ہوا اور محض اپنے نام نہاد کشف و الہام کی بنیاد پر اور حضرت عیسیٰ کے شاگردوں اور سچے پیروکاروں کی سخت مخالفت کے باوجود نئے نئے عقائد تراش لیے۔ اس کا مقصد یہ تھا کہ کوئی ایسا دین پیش کرے جو غیر یہودیوں کے نزدیک قابل قبول ہو۔ چنانچہ اس نے عیسائیوں کو شریعت یہود کی پابندی سے آزاد قرار دے دیا۔ کھانے پینے کی اشیاء میں حرام و حلال کی قید اٹھا دی۔ شتہ کا حکم جو یہود کے نزدیک عہد الہی کی ایک علامت تھا منسوخ کر دیا حضرت عیسیٰ کی الوہیت اور ان کے ابن اللہ ہونے اور صلیب پر جان دے کر اولاد آدم کے پیدائشی گناہ کا کفارہ بن جانے کا عقیدہ تصنیف کر ڈالا۔ حالات کے نتیجے میں اس مسخ شدہ مسیحیت کو خوب فروغ ملا اور اس طرح پیروان مسیح نے سچی تعلیمات کے بڑے حصے کو فراموش کر ڈالا۔

مذکورہ آیت میں بتایا گیا ہے کہ الہی تعلیمات کو فراموش کر دینے کے نتیجے میں ان کے درمیان باہم بغض و عداوت پیدا ہو گئی۔ تاریخ سے اس کی جو تفصیلات ملتی ہیں انھیں سن کر رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ کہاں ایک طرف تو ان کا حال یہ تھا کہ وہ حضرت عیسیٰ کی تعلیمات ”شریر کا مقابلہ نہ کرو، جو تمہارا کرتا چھینے اس کو چومو بھی اتار دو، جو تمہارے ایک گال پر طمانچہ مارے اس کے سامنے دوسرا گال بھی پیش کر دو“ وغیرہ کو دائمی تعلیمات سمجھتے تھے۔ اور اس پر عمل کے نتیجے میں انھوں نے دوسری اقوام کے بے انتہا مظالم برداشت کیے تھے۔ مگر جب عملاً اقتدار ان کے ہاتھ میں آیا تو انھوں نے بھی ظلم و ستم کا بازار گرم کرنے میں کوئی

سہ نصاریٰ کی تحریفات اور اعتقادی گمراہیوں کی تفصیل کے لیے دیکھئے۔ سید ابوالاعلیٰ مودودیؒ یہودیت و نصرانیت مرکزی مکتبہ اسلامی دہلی ۱۹۸۳ء طبع اول، عبد الوحید خاں عیسائیت انجیل اور قرآن کی روشنی میں۔ مرکزی مکتبہ اسلامی دہلی ۱۹۸۱ء طبع اول۔

کسر اٹھا نہ رکھی۔ دوسرے مذاہب کے عبادت خانوں اور علمی و ثقافتی مراکز کو زمیں بوس کر دیا اور بے شمار انسانوں کو موت کے گھاٹ اتار دیا۔ معاملہ اسی حد تک نہیں رکا بلکہ خود ان کے مختلف فرقوں کے درمیان خونریز لڑائیاں ہوئیں اور ان میں اخلاق اور انسانیت کی خوب خوب دھجیاں اڑائی گئیں اور بغض و عداوت کے اظہار کے ایسے ایسے دھسیانہ طریقے اپنائے گئے جن کو سن کر انسانیت کا سر شرم سے جھک جائے۔

مِثاقِ امتِ مسلمہ

قرآن کریم میں اہل کتاب سے لیے گئے مِثاق، ان کی طرف سے نقص عہد اور انجام کار ان کو دی جانے والی سزاؤں کا مفصل تذکرہ اس لیے کیا گیا ہے تاکہ مسلمان اس سے نصیحت حاصل کریں اور ان پر واضح ہو جائے کہ اگر انھوں نے بھی ایمان اور اطاعت الہی کی روش اختیار نہ کی اور نافرمانیاں کرتے رہے تو وہ بھی اللہ کی پکڑ سے ہرگز نہیں بچ سکتے۔ کوئی قوم اللہ کی ایسی منظور نظر اور چہیتی نہیں کہ وہ تو سرعام اللہ کی نافرمانی کرے مگر اللہ تعالیٰ اس پر اپنے انعامات کی بارش کرتا رہے۔ بلکہ اس کا قانون مکافات سب کے لیے یکساں ہے جو بھی اچھے کام کرے گا ان کی جزا پائے گا اور جو برے کام کرے گا وہ ان کی سزا جھیلے گا۔ قرآن کریم کی بکثرت آیات میں اس قانون الہی کو بیان کیا گیا ہے۔ سورہ نسا میں:

اِنِّیْ اَنْزَلْتُ لَکُمْ الْکِتٰبَ وَفِیْہِ اٰیٰتٌ لِّمَنْ یَّعْمَلُ الصَّٰلِحٰتِ	اِنِّیْ اَنْزَلْتُ لَکُمْ الْکِتٰبَ وَفِیْہِ اٰیٰتٌ لِّمَنْ یَّعْمَلُ الصَّٰلِحٰتِ
اِنَّہٗ لَکِتٰبٌ مُّبٰرَکٌ ذِکْرٌ لِّمَنْ یَّعْمَلُ الصَّٰلِحٰتِ	اِنَّہٗ لَکِتٰبٌ مُّبٰرَکٌ ذِکْرٌ لِّمَنْ یَّعْمَلُ الصَّٰلِحٰتِ
اِنَّہٗ لَکِتٰبٌ مُّبٰرَکٌ ذِکْرٌ لِّمَنْ یَّعْمَلُ الصَّٰلِحٰتِ	اِنَّہٗ لَکِتٰبٌ مُّبٰرَکٌ ذِکْرٌ لِّمَنْ یَّعْمَلُ الصَّٰلِحٰتِ
اِنَّہٗ لَکِتٰبٌ مُّبٰرَکٌ ذِکْرٌ لِّمَنْ یَّعْمَلُ الصَّٰلِحٰتِ	اِنَّہٗ لَکِتٰبٌ مُّبٰرَکٌ ذِکْرٌ لِّمَنْ یَّعْمَلُ الصَّٰلِحٰتِ
اِنَّہٗ لَکِتٰبٌ مُّبٰرَکٌ ذِکْرٌ لِّمَنْ یَّعْمَلُ الصَّٰلِحٰتِ	اِنَّہٗ لَکِتٰبٌ مُّبٰرَکٌ ذِکْرٌ لِّمَنْ یَّعْمَلُ الصَّٰلِحٰتِ
اِنَّہٗ لَکِتٰبٌ مُّبٰرَکٌ ذِکْرٌ لِّمَنْ یَّعْمَلُ الصَّٰلِحٰتِ	اِنَّہٗ لَکِتٰبٌ مُّبٰرَکٌ ذِکْرٌ لِّمَنْ یَّعْمَلُ الصَّٰلِحٰتِ
اِنَّہٗ لَکِتٰبٌ مُّبٰرَکٌ ذِکْرٌ لِّمَنْ یَّعْمَلُ الصَّٰلِحٰتِ	اِنَّہٗ لَکِتٰبٌ مُّبٰرَکٌ ذِکْرٌ لِّمَنْ یَّعْمَلُ الصَّٰلِحٰتِ
اِنَّہٗ لَکِتٰبٌ مُّبٰرَکٌ ذِکْرٌ لِّمَنْ یَّعْمَلُ الصَّٰلِحٰتِ	اِنَّہٗ لَکِتٰبٌ مُّبٰرَکٌ ذِکْرٌ لِّمَنْ یَّعْمَلُ الصَّٰلِحٰتِ
اِنَّہٗ لَکِتٰبٌ مُّبٰرَکٌ ذِکْرٌ لِّمَنْ یَّعْمَلُ الصَّٰلِحٰتِ	اِنَّہٗ لَکِتٰبٌ مُّبٰرَکٌ ذِکْرٌ لِّمَنْ یَّعْمَلُ الصَّٰلِحٰتِ

احکام الہی کی تابعداری اور ان پر عمل کا مِثاق، اہل کتاب کی طرح مسلمانوں سے بھی لیا گیا ہے۔

سہ اس مِثاق کے سلسلہ میں بھی مفسرین کے مختلف اقوال ہیں بعض کے نزدیک اس سے مراد وہی عہد ہے =

مِثَاقِ ابْلِی

اور ان سے ایمان اور اس کے تقاضوں پر عمل کرنے کا مطالبہ کیا گیا۔ سورہ حدید میں انھیں اللہ کی راہ میں انفاق پر ابھارتے ہوئے وہ طرز عمل اختیار کرنے کا حکم دیا گیا جو سچے دل سے ایمان لانے والوں کو اختیار کرنا چاہیے اور اس سلسلہ میں انھیں مِثَاقِ ابْلِیٰ کی یاد دلائی گئی۔

اٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ وَاَقْبُوا
مِمَّا جَعَلَكُمْ مُّسْتَخْلَفِيْنَ
فِيْهِ ، فَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ
وَاَقْبُوا لَهُمْ اَحْبَرُ كَثِيْرًا
وَمَا لَكُمْ لَا تُؤْمِنُوْنَ
بِاللّٰهِ وَالرَّسُوْلِ يَدْعُوْكُمْ
لِتُؤْمِنُوْا بِرَبِّكُمْ ، وَقَدْ
اَخَذَ مِّثَاقَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ
مُّؤْمِنِيْنَ۔ (الحمد: ۷۷-۸)

ایمان لاؤ اللہ اور اس کے رسول پر اور فریق
کرو ان چیزوں میں سے جن پر اس نے تم کو
خليفة بنایا ہے۔ جو لوگ تم میں سے ایمان
لائیں گے اور مال خرچ کریں گے ان کے
لے بڑا اجر ہے۔ تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ تم
اللہ پر ایمان نہیں لاتے حالانکہ رسول تمہیں
اپنے رب پر ایمان لانے کی دعوت دے
رہا ہے اور وہ تم سے عہد لے چکا ہے۔
اگر تم واقعی ماننے والے ہو۔

سورہ ائمہ میں یہی بات کھول دی گئی ہے اس میں وضاحت کر دی گئی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ یہ مِثَاقِ سمع و طاعت کا تھا۔ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو اپنے انعامات و احسانات یاد دلاتے ہوئے اس مِثَاق کی پابندی کرنے اور اس کی خلاف ورزی سے بچنے کا حکم دیتا ہے۔ ارشاد ہے:

وَ اذْكُرُوْا النِّعْمَةَ الّٰهِيَّهٖ عَلَيْكُمْ
وَمِثَاقَهُ الَّذِي وَاثَقَكُمْ
بِهِ ، اِذْ قُلْتُمْ سَمْعًا وَاَطَعْنَا
وَاَلْقَوُا اللّٰهَ - اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ

اللہ نے تم کو جو نعمت دی ہے اس کا
خیال رکھو اور اس پختہ عہد و پیمان کو
نہ بھولو جو اس نے تم سے لیا ہے یعنی
تمہارا یہ قول کہ ”ہم نے سنا اور اطاعت

ہے جو اللہ تعالیٰ نے نوع انسانی کو صلب آدم سے نکال کر لیا تھا۔ بعض کے نزدیک وہ عہد ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نبیۃ الحقہ میں یصلح حدیبیہ کے موقع پر لیا تھا۔ بعض کے خیال میں اس سے مراد وہ بیعت ہے جو احادیث کے مطابق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے محابہ کرام سے ہر حالت میں سمع و طاعت کرنے کے سلسلے میں فی حق اول بعض کے نزدیک مِثَاق سے مراد توحید کے عقلی و نقلی دلائل ہیں۔ تفسیر طبری، تفسیر ابن کثیر ۴/۳۰، ۳۱، ۳۲، ۳۳، ۳۴، ۳۵، ۳۶، ۳۷، ۳۸، ۳۹، ۴۰، ۴۱، ۴۲، ۴۳، ۴۴، ۴۵، ۴۶، ۴۷، ۴۸، ۴۹، ۵۰، ۵۱، ۵۲، ۵۳، ۵۴، ۵۵، ۵۶، ۵۷، ۵۸، ۵۹، ۶۰، ۶۱، ۶۲، ۶۳، ۶۴، ۶۵، ۶۶، ۶۷، ۶۸، ۶۹، ۷۰، ۷۱، ۷۲، ۷۳، ۷۴، ۷۵، ۷۶، ۷۷، ۷۸، ۷۹، ۸۰، ۸۱، ۸۲، ۸۳، ۸۴، ۸۵، ۸۶، ۸۷، ۸۸، ۸۹، ۹۰، ۹۱، ۹۲، ۹۳، ۹۴، ۹۵، ۹۶، ۹۷، ۹۸، ۹۹، ۱۰۰، ۱۰۱، ۱۰۲، ۱۰۳، ۱۰۴، ۱۰۵، ۱۰۶، ۱۰۷، ۱۰۸، ۱۰۹، ۱۱۰، ۱۱۱، ۱۱۲، ۱۱۳، ۱۱۴، ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۱۷، ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۲۰، ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵،